بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)......اگر کوئی شخص مسجد میں آکر پہلے کسی جگہ پر بیٹھ گیا اور نماز یا ذکر یا کوئی عبادت کی اور پھر کسی عذر کی وجہ سے واپس آنے کی نیت سے اس جگہ سے اٹھا تو واپس اس جگہ آنا اس کا حق ہے لہذا اس صورت میں اگر وہ رومال وغیرہ کوئی چیز رکھنا چاہے تو رکھ سکتا ہے، لیکن مسجد میں بیٹھے بغیر اور کسی قسم کی عبادت کئے بغیر رومال وغیرہ رکھکر جگہ قبضہ کر کے چلے جانا مکروہ ہے ایسا کرنے سے اجتناب کرنا لازم ہے

(۲)......مسجد میں کسی شخص کے لئے جگہ متعین کرنا درست نہیں ہے کیونکہ مسجد کسی فرد واحد کی ملکیت نہیں ہے جو پہلے آئے گا وہی اس جگہ میں عبادت کرنے کا حقدار ہے لہذا کسی کے لئے کوئی جگہ متعین کرنے سے وہ جگہ اس کیلئے متعین نہیں ہوتی اگر دوسرا شخص اس جگہ بیٹھنا چاہے تو بیٹھ سکتا ہے۔

فی الدر المختار (ج ۱ ص ٦٦٢)

ویکرہ ......وتخصیص مکان لنفسه ولیس له ازعاج غیره منه

(قوله ولیس له ازعاج غیره الخ) قال فی القنیة له فی المسجد موضع معین یواظب علیه وقد شغله غیره قال الاوزاعی له ان یزعجه۔ ولیس له ذلك عندنا ای لان المسجد لیس ملکا لاحد بحر عن النهایة۔

قلت: وینبغی تقییده بما اذا لم یقم عنه علی نیة العود بلا مهلة کما لو قام للوضوء مثلا ولا سیما اذا وضع فیه ثوبه لتحقق سبق یده۔

(۳)......عام حالات میں مسجد کو گزرگاہ بنانا جائز نہیں ہے اگر کوئی مجبوری پیش آئی ہو تو وہ صورتحال ذکر کریں س کے بعد غور کر کے ان شاء اللہ تعالیٰ جواب دیا جائیگا۔..........واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۵-۱-۱۴۳۱ھ

دار الافتاء

فتوی نمبر

مورخہ

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ

۲۵/۱/۱۴۳۱ھ

مفتی

Scanned by CamScanner